سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ عـ ۶۷۸

# جناب ماریہ قبطیہ

## اُمّ المومنین رضوان اللہ علیہا

از قلم

عالیجناب الحاج مولانا شیخ مقبول احمد صاحب نوگانوی دام مجدہ
ممتاز الافاضل

مطبوعہ
سرفراز قومی پریس ناداں محل روڈ لکھنؤ

قیمت ۵؍ ۳۰

سلسلۂ اشاعت امامیہ مشن۔ لکھنؤ

# امّ المومنین جناب ماریۂ قبطیہ رضہ

از

عالیجناب مولانا مقبول احمد نوگانوی ممتاز الافاضل ظلہٗ

مطبوعہ

سرفراز قومی پریس لکھنؤ

قیمت ۳ پیسے

۷۸۶
۱۱۰

# تعارف

محترمی جناب میجر خورشید صاحب کشمیری دام فیوضہٗ (مربیؔ مشن) کی استدعا پر محترمی جناب مقبول احمد صاحب نوگانوی نے یہ رسالہ بھی تحریر فرماکر مرحمت فرمایا ہے جو ہم امسال مشن کے لٹریچر میں شامل کرکے بصورت رسالہ شایع کر رہے ہیں۔

یقین ہے کہ افرادِ ملت اس رسالہ کی کاپی کثیر سے کثیر تعداد طلب فرماکر برادرانِ وطن میں بلا قیمت تقسیم فرمائیں گے اور عنداللہ عندالرسولؐ ماجور ہونگے۔

الداعی الی الخیر
سید ابن حسین نقوی غفی عنہٗ
آنریری سکریٹری امامیہ مشن لکھنؤ نمبر ۳

محرم الحرام ۱۳۹۷ھ
فروری ۱۹۷۷ء

maablib.org

۴۹۶/۱۱

## اُمّ المومنین
# جناب ماریہ قبطیہؓ

**نام ونسب** آپ کا نام ماریہؓ اور کنیت ام ابراہیم تھی۔ آپ کے والد شمعون (استیعاب ج ۲ ص ۷۴۶) اور ماں رومیہ تھیں (اصابہ ج ۸ ص ۱۸۵) قبطی خاندان سے تھیں اس لیئے آنحضرتؐ نے فرمایا استوصوا بالقبط خیراً فان لہم ذمۃ ورحما۔ خاندان قبط کے بارے میں تم کو نیکی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ ان سے سلسلہ رحم و ذمہ ہے یعنی والدہ ماجدہ حضرت ابراہیمؑ اور والدہ ماجدہ حضرت اسمٰعیلؑ ذبیح اللہ دونوں اسی خاندان سے ہیں۔ (طبقات ج ۸ ص ۱۵۴)

**وطن** آپ مصر کے ایک ضلع انصنا یا انص کے ایک گاؤں حفن کی رہنے والی تھیں۔ (طبقات ج ۸ ص ۱۵۴)

**اسلام لانے سے قبل کا مذہب** آپ اور آپ کی بہن سیرین کے متعلق اگرچہ رجال وسیر کی عام کتابوں میں اس بات کی تصریح نہیں ملتی کہ وہ عیسائی تھیں لیکن بعض قرائن کی بنا پر انھیں اہل کتاب صحابیات کے زمرہ میں لے لیا گیا ہے پہلا قرینہ یہ ہے کہ وہ قبطی تھیں اور معلوم ہے کہ مصر کے قبطی عموماً عیسائی تھے چنانچہ زرقانی نے ماریہ کے حالات میں قبطیہ کے لفظ کی تشریح کرتے

ہوئے لکھا ہے نسبۃ الی القبط ای النصاری مصر (قبطی مصر کے عیسائی تھے)

## حالات

حضرت ماریہؓ کو مقوقس خدیو اسکندریہ نے تحائف کے ہمراہ آنحضرتؐ کی خدمت میں بھیجا تھا آپ کا ایک چچازاد بھائی مابور اور ایک بہن سیرین بھی ہمراہ تھی۔ آنحضرتؐ نے سیرین کو حسان بن ثابت اپنے مداح کو بخش دیا تھا جس سے عبدالرحمن بن حسان پیدا ہوئے (طبقات جلد ۸ ص ۱۵۳) ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ جناب ماریہؓ اور ان کی بہن سیرین کو حاطب ہی نے مشرف باسلام کیا اور مابور آنحضرتؐ کی خدمت میں آکر اسلام لائے۔ یہ ہدایا ۷ھ میں مدینہ منورہ پہونچے آنحضرتؐ نے پہلے ماریہؓ کو حارثہ بن نعمان کے مکان میں جگہ دی پھر اس کوٹھے پر جو مشربہ ام ابراہیم کے نام سے مشہور ہے۔ حضرت ماریہؓ پر پردہ فرض کیا گیا تھا اور آپ کے بھائی مابور کے علاوہ کسی کو آنے کی اجازت نہیں تھی۔ (اصابہ ج ۸ ص ۱۵۸)

نواب زادہ الحاج سید جعفر علی خاں اثر یا لقابہ رامپوری نے جناب ماریہؓ کو اس وقت تک جبکہ آپ خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئی ہیں باکرہ ثابت کیا ہے اور بڑی دلچسپ بحث کی ہے وہ لکھتے ہیں:۔ ہدیہ یا تحفہ جو ایک طرح سے قریب قریب ہم معنی ہو جاتے ہیں ہدیہ کئی طرح سے پیش کیا جاتا ہے

۱۔ ایک بڑا جاہت کے ساتھ کسی چھوٹے کو ہدیہ بھیجتا ہے اسکی سب سے اعلیٰ مثال اللہ جل شانہٗ تعالیٰ کا اپنے رسولؐ پر درود بھیجنا ہے ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی الخ۔

۲۔ دو برابر کی شخصیتیں ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجتی ہیں۔

۳۔ کوئی چھوٹا کسی بڑے کو ہدیۃً کوئی شے پیش کرتا ہے۔

۴۔ کوئی میزبان اپنے مہمان کو ہدیۃً کوئی شے دیتا ہے ان چاروں

قسموں کے لئے کچھ وجوہ بھی ہوتے ہیں۔ (الف) عزت افزائی کرنا (ب) کسی کو خوش کرنا (ج) کسی سے منفعت حاصل کرنے کے لئے وہ دینی ہو یا دنیوی (د) ازراہ تملق وخوشامد۔ بہرحال مقوقس والی مصر واسکندریہ نے جو ہدیہ جناب ماریہؓ قبطہ کو سرور کائناتؐ کے حضور میں بھیجا وجہ اول کے علاوہ چاروں وجوہ میں سے ایک وجہ قرار پا سکتی ہے ہدیہ یا تحفہ عمدہ شے ہوتی ہے کوئی بدشکل یا بدخلق یا غیر باکرہ کنیز تو ہدیۃً آنحضرتؐ کے حضور میں پیش کرنا سمجھ میں نہیں آتا اور تاریخ میں ہدیہ لکھا ہے لغت عرب میں ہدیہ قربانی کے چوپائے کو بھی لکھا ہے وہ بھیڑ ہو یا بکرا اونٹ ہو یا دنبہ سب کے لئے شرط یہ ہے کہ اس چوپائے میں کوئی نقص نہ ہونا چاہیئے اور یہاں آنحضرتؐ کو ہدیہ میں ماریہ قبطیہؓ بھیجی جاتی ہیں اگر کنواری نہ ہوں خوبصورت نہ ہوں یا باخلق نہ ہوں تو ہدیۃً بھیجنے میں نقص ہی نقص رہ جائے گا تاریخ میں مقوقس کا نام ملتا ہے اور یہ بھی ملتا ہے کہ یہی مقوقس سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدیے اور تحفے بھیجا کرتا تھا تو جان لیجئے کہ یہ کام حضورؐ کو خوش کرنے کے لئے یا کسی منفعت حاصل کرنے کے لئے یا پھر ازراہ تملق مگر زیادہ تر یہ کہ ازراہ عقیدت کیا کرتا تھا۔ (ہفت روزہ سرفراز لکھنؤ جلد ۵۱ عدد ۲۵ فروری ۱۹۷۳ء نمبر ۲)

اور مولوی شبلی نعمانی نے جناب ماریہؓ کا آنحضرتؐ کی نکاحی ازواج میں ہونے پر استدلال کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ عزیز مصر مقوقس کو حضرت رسول خداؐ نے ایک خط لکھا تھا اس کے جواب میں اس نے عربی زبان میں یہ خط لکھا لمحمد ابن عبد اللہ من المقوقس عظیم القبط

سلام علیک اما بعد فقد قرأت کتابک و فهمت ما
ذکرت فیہ وما تدعو الیہ وقد علمت ان نبیا لقی
وکنت اظن ان یخرج من الشام وقد اکرمت رسولک
وبعثت الیک بجاریتین لہما مکان من القبط عظیم وکسوۃ
واحدیت الیک بغلۃ لترکبہا والسلام علیک۔

ترجمہ:۔ محمد بن عبداللہ کے نام رئیس قبط کی طرف سے سلام علیک
کے بعد،

میں نے آپ کا خط پڑھا اور اس کا مضمون اور مطلب سمجھا مجھ کو اس قدر معلوم تھا کہ ایک پیغمبر آنے والا ہے لیکن میں یہ سمجھتا تھا کہ وہ شام میں ظہور فرمائے گا میں نے آپ کے قاصد کی عزت کی اور دو لڑکیاں بھیجتا ہوں جن کی قبطیوں میں (مصر کی قوم) بہت عزت ہے۔ جاریہ لڑکی کو بھی کہتے ہیں اور لونڈی کو بھی ارباب سیرت ماریہ قبطیہ کو لونڈی کہتے ہیں لیکن مقوقس نے جو لفظ ان کی نسبت لکھا ہے یعنی یہ کہ مصریوں میں ان کی بڑی عزت ہے یہ لونڈیوں کی شان میں استعمال نہیں کیئے جا سکتے یا ایں ہمہ عزیز مصر اسلام نہیں لایا دو لڑکیاں جو بھیجی تھیں ان میں ایک ماریہ قبطیہ تھیں جو حرم نبی میں داخل ہوئیں دوسری سیرین تھیں جو حسان کے ملک میں آئیں خچر کا نام دلدل تھا جنگ حنین میں آپ اسی پر سوار تھے طبری نے لکھا ہے کہ ماریہ اور سیرین حقیقی بہنیں تھیں اور حضرت حاطب ابن بلتعہ جن کو آنحضرت نے مقوقس کے پاس خط دیکر بھیجا تھا ان کی تعلیم سے دونوں خاتون خدمت نبوی میں پہونچنے سے پہلے اسلام قبول کر چکی تھیں اس واقعہ کو اس حیثیت سے دیکھنا چاہیئے کہ یہ

دونوں خاتون لونڈیاں تھیں اور اسلام قبول کر چکی تھیں اس لئے آنحضرتؐ نے ماریہ قبطیہ رض سے نکاح کیا ہوگا نہ کہ لونڈی کی حیثیت سے وہ آپ کے حرم میں آئیں۔ (سیرۃ النبی جلد ۱ ص ۴۷۲)

مولوی شبلی کی اس عبارت سے دو باتوں کا انکشاف ہوا۔

۱۔ ام المومنین جناب ماریہ قبطیہ رض شاہ مقوقس کی طرف سے بھیجا ہوا بہترین ہدیہ تھا اس میں کسی قسم کا کوئی عیب نہ تھا۔ مولوی شبلی کے مزاج و طبیعت نے ان کے لونڈی ہونے کو بھی قبول نہیں کیا ہے اس لئے کہ یہ بھی ان کے شرف میں ایک کمی کا باعث ہوتا تو پھر وہ ان کے بیوہ ہونے کو کب قبول کر سکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ مولوی شبلی ماریہ قبطیہ رض کو باکرہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔

۲۔ جناب ماریہ رض آنحضرتؐ کے حرم میں نکاح کے بعد داخل ہوئیں۔

حکیم سردار محمد خاں نشاط نے بھی جاریہ کا ترجمہ لڑکی کیا ہے اور لکھا ہے کہ خیال کیا جاتا ہے کہ حضورؐ نے ماریہ قبطیہ رض سے نکاح کیا ہوگا کیونکہ عادت شریفہ تھی کہ جب کوئی غلام یا لونڈی حضورؐ کے قبضہ میں آتا حضورؐ اسے آزاد فرما دیتے نیز شاہ مصر کے خط سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دونوں (ماریہ رض اور سیرین رض) لونڈیاں نہ تھیں بلکہ ان کی قبطیوں میں خاص عزت تھی۔ (ازواج النبی مولفہ محمد سردار خاں نشاط ص ۱۱۵) جاریہ کے لغوی معنی بھی لڑکی اور لونڈی دونوں ہیں۔ (مولف)

اب اس تحقیق کے بعد حضرت عائشہ کو کیا حق رہ جاتا ہے کہ وہ یہ فرمائیں کہ "کسی باکرہ لڑکی کو زوجیت آنحضرتؐ کا شرف سوائے میرے حاصل نہ ہوا۔" (جلیب السیر جلد ۱ ص ۴۲۴) (عائشہ ترجمہ محمد احمد پانی پتی ص ۳۹)

ابن سعد نے لکھا ہے کہ جناب ماریہؓ نہایت حسین و جمیل تھیں آنحضرتؐ آپ سے بہت محبت فرماتے تھے حضرت عائشہ فرماتی ہیں قالت عائشہ ماغرت علی امراۃ الا دون ماغرت علی ماریۃ وذالک انھا کانت جمیلۃ کہ مجھے ازواج نبیؐ میں جس قدر رشک و حسد ماریہ قبطیہؓ سے تھا اتنا کسی سے نہ تھا اس لئے کہ وہ نہایت جمیل تھیں اور آنحضرتؐ ان کو چاہتے تھے۔ (طبقات ج ۸ ص ۱۵۳ اصابہ ج ۸ ص ۱۸۵)

آپ کے بطن سے حضرت ابراہیمؑ ذی الحجہ ۸ھ کو پیدا ہوئے سلمیٰ خادمہ نبیؐ نے قابلہ کے فرائض انجام دیے اور ابو رافع شوہر سلمیٰ نے مژدہ ولادت دیا حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور یا ابا ابراہیم کہہ کر سلام کیا۔ (طبقات ابن سعد ج ۸ ص ۱۵۵)

انس سے روایت ہے کہ صبح کو اپنے اصحاب سے فرمایا کہ آج شب کو میرے یہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اس کا نام میں نے اپنے باپ (جد) ابراہیمؑ پیغمبر اسلام کے نام پر رکھا ہے پھر آپ نے ابراہیمؑ کو ام سیف کے حوالہ کر دیا اور وہ مدینہ کے ایک لوہار کی بی بی تھی۔ حضرت ابراہیمؑ کا عقیقہ آپ نے ان کی پیدائش کے ساتویں دن کیا تھا اور ان کا نام بھی ساتویں دن رکھا تھا ان کے بالوں کے ہم وزن چاندی آپ نے خیرات کی تھی اور لوگوں نے ان کے بال دفن کر دیے تھے پھر ابراہیمؑ کو دودھ پلانے کے لئے ام سیف کے حوالہ کر دیا تھا جو مدینہ کے ایک لوہار کی بی بی تھی جس کا نام ابو سیف تھا اور زبیر نے کہا ہے کہ انصار میں باہم یہ جھگڑا ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ کو دودھ کون پلائے وہ چاہتے تھے کہ

جناب ماریہؓ کو رسولؐ کی خدمت کے لئے رہنے دیں ان سے دودھ پلانے کی خدمت نہ لیں اس لئے کہ حضرتؐ کو ان سے محبت تھی پھر ام بردہ آئیں جن کا نام خولہ بنت منذر تھا جو زوجہ تھیں براء بن اوس کی، انھوں نے رسولؐ سے ان کے دودھ پلانے کے لئے کہا چنانچہ وہ ابراہیمؑ کو دودھ پلایا کیں رسولؐ نے ام بردہ کو کچھ درخت چھوہارے کے دیے تھے (ترجمہ اسد الغابہ ج ۱ ص۳۹)

آنحضرتؐ جناب ابراہیمؑ سے بہت محبت فرماتے تھے ایک روز ابراہیمؑ اور امام حسینؑ دونوں حضرتؐ کے زانوں پر تشریف فرما تھے کہ جبرئیلؑ امین آئے اور عرض کی کہ مصلحت الٰہی یہی ہے کہ ان دونوں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر تصدق فرما دیجیے آنحضرتؐ نے کہا کہ اگر حسینؑ کو ابراہیمؑ پر فدیہ کر دوں تو علیؑ و فاطمہؑ اور حسنؑ اور خود مجھے غم ہوگا اور اگر ابراہیمؑ کو حسینؑ پر فدیہ کر دوں تو صرف مجھ کو غم ہوگا چنانچہ آپ نے ابراہیمؑ کو حسینؑ پر فدیہ کرنے کا ارادہ ظاہر فرما دیا چند ہی روز بعد حضرت ابراہیمؑ کا انتقال ہوگیا حضرت فضل بن عباسؓ نے غسل دیا اور قبر میں اتارا۔ (طبقات ج ۸ ص ۱۵۵)

واقدی کا کہنا ہے کہ وفات کے وقت حضرت ابراہیمؑ اٹھارہ مہینے کے تھے اور محمد بن موصل مخزومی کہتے ہیں کہ وہ اس وقت سولہ مہینے اور آٹھ دن کے تھے۔ ابراہیمؑ کی موت پر آپؐ فرماتے تھے اے ابراہیمؑ ہم تمھاری جدائی پر بہت رنجیدہ ہیں آنکھ رو رہی ہے اور دل غمگین ہے۔

رسولؐ نے نماز پڑھی اور فرمایا کہ ہم ان کو عثمان بن مظعون کے پاس دفن کریں گے یہ کہہ کر آپ نے بقیع میں دفن کر دیا۔ فضل ابن عباسؓ نے ابراہیمؑ کو غسل دیا اور اسامہ بن زید قبر میں اترے اور رسولؐ قبر کے کنارے بیٹھے رہے

حضرت ابراہیمؑ کی قبر پر پانی چھڑکا گیا۔

جب جناب ابراہیمؑ کا انتقال ہوا تو جناب ماریہ لخت جگر کی جدائی سے بے قابو ہو کر رونے لگیں آپ کی بہن سیریںؓ کو اگرچہ اپنی محبوب بہن کے بچے کے مرنے کا غم کم نہ تھا لیکن انھوں نے اپنے جذبات پر قابو رکھا اور جناب ماریہؓ کو سمجھاتی رہیں۔

جناب رسالتمآبؐ حضرت ابراہیمؑ کی وفات پر فرما رہے تھے اے ابراہیمؑ تمھاری جدائی سے ہم بہت رنجیدہ ہیں آنکھ رو رہی ہے اور دل غمگین ہے مگر ہم زبان سے کوئی ایسی بات نہیں کہتے جس سے پروردگار ناراض ہو۔ (ترجمہ اسد الغابہ ج ا ص۱۵) معلوم ہوا کہ کسی مرنے والے کے غم میں رونا اور رنجیدہ ہونا بدعت، حرام اور خلاف سنت رسولؐ نہیں ہے بلکہ عین اتباع رسولؐ ہے۔

بزم ازدواج میں جناب خدیجہؓ کے بعد یہ شرف اُم المومنین جناب ماریہ قبطیہؓ کو حاصل ہوا کہ رسولؐ کو ان سے اولاد ملی " یہ بات دوسری ہے کہ خود قدرت ہی کو یہ منظور تھا کہ اس کے حبیبؐ کی اولاد صرف ایک ہی لڑکی ہے اور وہ بیٹی ہو پھر یہ کہ سیدۃ النساء العالمینؑ جگر گوشۂ رسولؐ فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کی اولاد سے ہی سرور کائناتؐ کی نسل چلے سبط اکبرؑ اور سبط اصغرؑ ابن رسول اللہؐ کہلائیں بلکہ سلسلہ امامت کے اور نو حصہ ہائے نور بھی ابن رسول اللہؐ کہلائے جائیں۔ حضرت سیدۃ النساء العالمینؑ کے اور بھی نام اور خطاب ہیں شاہزادی نور کو فاطمہ زہراؑ، شفیعہ روز جزا، البقیۃ الرسالۃ الامامۃ، بتول، عذرا، انسیہ حورا، معصومہ عالم، صدیقہ طاہرہ، بضعۃ النبوۃ۔ ان ناموں اور خطابوں سے حضور ہی مراد ہوتی ہیں کہ سرورِ کائنات

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شاہزادی نور کو ایک اور خاص نام سے خطاب کیا ہے یعنی حضور کو ام ابیہا کہہ کر پکارا ہے اس کے معنی (اپنے باپ کی ماں) ہوتے ہیں اسی سے صاف پتہ چلتا ہے کہ نسل رسالت کی ماں ہیں۔ حضرت ماریہ قبطیہؓ کو چند امہات المومنین پر اتنا شرف ضرور حاصل ہے کہ ان کے بطن سے ایک فرزند رسولؐ پیدا ہو کر ان کی گود میں آیا بعض امہات المومنین کے رسول اللہؐ سے حاملہ ہونے کا اشارہ بھی کسی تاریخ میں نہیں ملتا اگر حضرت عائشہؓ اور حضرت حفصہ کے یہاں حاملہ ہونیکا شبہہ بھی سوال پیدا ہو جاتا اور اسقاط بھی ہو جاتا تو ان کے اس شرف میں بھی کیا کچھ نہ لکھا جاتا دیکھئے تو خود رسول اعظم اپنی امت کی بابت فرماتے ہیں کہ "ان کے اسقاط شدہ بچے پر بھی روز قیامت فخر کروں گا" اور یہ قول رسولؐ بہت سی کتابوں میں ملتا ہے۔ (ماخوذ سرفراز مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۳۷ء جلد ۱۵ ۲)

جناب ماریہ قبطیہؓ نے بہت جلد حسن خدمت کے ذریعہ حضورؐ کے قلب مبارک میں اپنی جگہ پیدا کر لی تھی مشربہ ام ابراہیم آپ ہی کے گھر کا نام ہے اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ حضورؐ کے پینے کا پانی ماریہ قبطیہؓ ہی کے ہاں رہا کرتا تھا۔ پانی پلانے کی خدمت ہر ایک کے سپرد نہیں کی جایا کرتی یہاں زندگی و موت کا سوال ہوتا ہے اس خدمت کے لئے ایسی ہی ذات کا انتخاب کیا جاتا ہے جس پر کامل اعتماد و یقین ہو معلوم ہوا کہ جناب ماریہؓ پر دیگر بعض ازواج کے مقابلہ میں حضورؐ کو اتنا بھروسہ تھا کہ یہ خدمت آپ کے سپرد فرمائی تھی۔

اب تک جو حالات ناظرین نے ملاحظہ فرمائے ان سے جناب ماریہ قبطیہؓ

کے بارے میں چھ اہم باتوں کا علم ہوا۔

۱۔ باکرہ تھیں۔

۲۔ نہایت حسین و جمیل تھیں۔

۳۔ ان سے اولاد پیدا ہوئی۔

۴۔ رسولؐ کو ان پر اعتماد اور بھروسہ تھا۔

۵۔ ان کا فرزند فدیہ امام حسینؑ ہوا۔

۶۔ وہ رسولؐ سے بہت محبت فرماتی تھیں اور آنحضرتؐ کی خدمت کو اپنے حق میں بڑی سے بڑی نیکی سمجھتی تھیں۔

اتنے فضائل کے مجتمع ہونے کے باوجود حضرت عائشہ کا یہ فرمانا کہ رسولؐ کو ان سے صرف ان کے حسن و جمال کی وجہ سے محبت تھی درست نہیں معلوم ہوتا یہ خلاف شانِ نبوت ہے اور رسولؐ نے خود ان کو اس بات کی طرف متوجہ بھی کر دیا ہے کہ میں صرف حسن ظاہری کی بنا پر کسی سے محبت نہیں کرتا جبکہ انھوں نے جناب خدیجہؓ کے بارے میں آنحضرتؐ سے یہ کہا تھا کہ کیا آپ اس بوڑھی عورت کو یاد کیے جاتے ہیں جبکہ خدا نے آپ کو اس سے بہتر دے دی۔ رسولؐ نے فرمایا کہ ہرگز خدیجہؓ سے تم بہتر نہیں ہو۔ پھر آنحضرتؐ نے وجہ الفت و محبت کو بیان فرمایا کہ ایسا نہیں ہے کہ میں ان سے ان کے حسن و جمال کی وجہ سے محبت کرتا ہوں بلکہ ان کا حسن کردار مجبور کرتا ہے کہ انھیں یاد کروں۔ یہاں ام المومنینؓ ان کے حسن و جمال کا ثبوت بھی فراہم ہو گیا۔

جناب عائشہ سے مروی جتنی روایات ہیں جن میں انھوں نے بیان کیا ہے کہ تمام ازواج نبیؐ میں آنحضرتؐ مجھ سے محبت فرماتے تھے ان میں اس محبت کے

دو ہی اسباب بیان فرمائے ہیں :۔

۱۔ میرے علاوہ کوئی باکرہ نہ تھی۔

۲۔ میں خوبصورت تھی۔

عقل اس بات کو کبھی باور نہیں کرتی کہ آنحضرتؐ اس عورت کے مقابلہ میں جس میں یہ دونوں صفات بھی ہوں اور ان کے علاوہ اس کی حسن خدمت اور عقیدت اور اولاد بھی ہو حضرت عائشہ کو اس پر ترجیح دیں گے، معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ ماریہ قبطیہؓ کو جناب عائشہ اور حفصہ سے زیادہ چاہتے تھے اور ان سے محبت فرماتے تھے اور اس محبت رسولؐ کی بنا پر ہی یہ دونوں جناب ماریہ قبطیہؓ کی طرف سے آنحضرتؐ کو بددل کرنیکی کوشش کرتی رہتی تھیں چنانچہ اس کے ثبوت میں تاریخ کا یہ واقعہ کافی ہے کہ جناب حفصہ نے اپنی باری کے دن جبکہ وہ اپنے میکے گئی ہوئی تھیں اپنے مکان میں واپسی پر آنحضرتؐ کے ساتھ جناب ماریہؓ کو دیکھا تو بہت ناراض ہوئیں حضرتؐ نے فرمایا اچھا میں نے ماریہؓ کو اپنے اوپر حرام کر لیا حضرت حفصہ نے (خوش اعتقادی سے) حضرتؐ کے اس قول پر اعتماد نہ کیا اور فرمایا لا اقبل دون ان تحلف لی فقال واللہ لا امسھا ابداً۔ جب تک آپ قسم نہ کھائیں میں قبول نہیں کرتی۔ آپ نے فرمایا کہ خدا کی قسم میں ماریہؓ کو اب مس نہ کروں گا۔ اس پر آیت ذیل نازل ہوئی یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک الخ اے رسولؐ جو چیز خدا نے تمھارے لئے حلال کی ہے تم اپنی بیبیوں کی خوشنودی کے لئے کیوں حرام کرتے ہو۔ (سورہ تحریم)۔ (طبقات جلد ۸ صہ ۱۵۴)

**نوٹ** :۔ آنحضرتؐ نے رفع شر کے لئے ایسا کہہ دیا تھا کہ میں

ماریہ رض کو مس نہیں کروں گا۔ حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ ہی نے جناب ماریہ رض کو بدنام کرنے کی بھی کوشش کی کسی شخص کے ذریعہ معاذ اللہ آپ کو مابور کے ساتھ ناجائز تعلق رکھنے کی تہمت لگادی۔ آنحضرت ص نے امیرالمومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام کو حکم دیا کہ مابور کو قتل کریں۔ اس وقت مابور ایک چادر سر سے پاؤں تک اوڑھے ہوئے تھا امیرالمومنین ع جو روانہ ہوئے تو ایک نخلستان میں ملاقات ہوئی امیرالمومنین ع کو غصہ میں شمشیر کشیدہ دیکھ کر لرز گیا وہ چادر گر گئی اور آپ نے معلوم کیا کہ وہ شخص خواجہ سرا ہے اس طرح اس تہمت سے جناب ماریہ کو نجات ملی۔ (ابن سعد جلد ۸ ص ۱۵۴)

ام المومنین جناب ماریہ قبطیہ کی شان بہت بلند ہے اس کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ اس تحقیق اور ثبوت کے باوجود قرآن نے بھی جناب ماریہ قبطیہ رض کی عصمت پر گواہی پیش کی ان الذین جاؤا بالافک عصبۃ منکم لا تحسبوہ شرا لکم بل ھو خیر لکم لکل امری منھم ما اکتسب من الاثم (پ ۱۸ نور ۷) بے شک جن لوگوں نے جھوٹی تہمت لگائی وہ تمھیں میں سے ایک گروہ ہے تم اپنے حق میں اس تہمت کو برا نہ سمجھو بلکہ یہ تمھارے اپنے حق میں بہتر ہے ان میں سے جس شخص نے جتنا گناہ سمیٹا وہ اس کی سزا خود بھگتے گا۔

جناب ماریہ رض کے بارے میں طبقات ابن سعد میں جو واقعہ نقل کیا گیا ہے اس کو آیت افک کے ذیل میں لائیے تو آیۃ کا صحیح مصداق جناب ماریہ قبطیہ رض ہی قرار پاتی ہیں لیکن حکومت و سیاست کے زور پر جناب ماریہ قبطیہ رض کا نام بھی اس آیت کے ساتھ نہیں لیا جاتا صرف اس بنا پر کہ اس سے دیگر چند ازواج پر آپ کی فضیلت کا اظہار ہوتا ہے۔

maablib.org

بہرحال آپ بڑی کامل الایمان اور مقرب بارگاہ نبوی خاتون ہیں آپ کی حسن خدمت اور حسن سیرت و کردار کی بنا پر رسول ص آپ سے بہت محبت فرماتے تھے یہ اور بات ہے کہ اللہ نے آپ کے اندر دونوں خوبیاں پیدا کر دی تھیں یعنی آپ کو حسن ظاہری سے بھی نوازا تھا اور حسن باطن بھی دیا تھا۔ آپ کو حضرت عمر ایک رقم مقررہ دیا کرتے تھے (طبقات ج ۸) محرم سنہ ۱۶ھ میں آپ کا انتقال ہوا۔ (استیعاب جلد ۲ ص۷۶۲) حضرت عمر نے لوگوں کو نماز میں شرکت کے لئے بلایا نماز جنازہ پڑھی اور جنت البقیع میں دفن کیا۔ (اسد الغابہ جلد ۵ ص۴۷۵)

---

MAAB 1431
مرکز احیاء آثار برصغیر
maablib.org

پبلشر
سید ابن حسین نقوی آنریری سکریٹری امامیہ مشن لکھنؤ ۳

# حسین مظلومؑ کے خون ناحق کی نشرواشاعت

## ہمارا اہم ترین دینی فریضہ ہے

آپ کا امامیہ مشن اسی اہم فریضہ دینی کے تکملہ میں مشغول ہے اور اسی مقصد کے لیے حسینی فنڈ قایم کیا گیا ہے جس کے ذریعہ سے مختلف زبانوں میں واقعہ کربلا پر لٹریچر کی اشاعت کی جا رہی ہے جو یوم عاشور ہر سال دُنیا کے گوشہ گوشہ میں بلاقیمت تقسیم ہو رہا ہے اور اب اقوام عالم کربلا کی عظیم قربانیوں اور اس کے پس منظر سے باخبر ہوکر اسلام حقیقی سے متعارف ہو رہے ہیں۔

اس فنڈ میں چھوٹی سے چھوٹی رقم بھی شکریہ کے ساتھ قبول کی جاتی ہے اور معطیان کو ان کی رقم عطیہ سے بعد منہائی اخراجات ڈاک دوگنی قیمت کا لٹریچر اُردو، ہندی یا انگریزی جس زبان میں مطلوب ہو محرم سے قبل ہی ارسال کر دیا جاتا ہے، جس کو وہ خود ہی اپنے یہاں برادران وطن میں مفت تقسیم کر کے ماجور ہوتے ہیں۔

تمام عاشقان حسین مظلومؑ ارواحنا لہ الفدا سے استدعا ہے کہ وہ اس فنڈ میں ہر ممکن امداد فرما کر عنداللہ وعندالرسولؐ ماجور ہوں۔

الداعی الی الخیر

**سید ابن حسین نقوی**

آنریری سکریٹری۔ امامیہ مشن۔ لکھنؤ ۳

مرکز احیاء آثار برّصغیر
MAAB 1431
maablib.org